بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

مشکوٰۃ
Monthly Mishkat

نگران : کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

فہرست مضامین

شمار	عناوین	صفحہ نمبر
1	آیات قُرآن / انفاخ النبی ﷺ	3
2	کلام الامام المہدی علیہ السلام / امام وقت کی آواز	4
3	خلاصہ جات خطبات جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
4	قرآن مجید کی پیشگوئیاں	11
5	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلیم فہم قرآن	16
6	تفاسیر القرآن کا تحقیقی موازنہ	20
7	نسخ فی القرآن کے عقیدے کی حقیقت	26
8	فارسی منظوم کلام کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت قرآن	29
9	حفاظت قرآن کریم	34
10	SUMMARY OF KHUTBA JUMA(delivered On 3rd August 2018)	40

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک
نائبین
تبریز احمد سلیجہ محمد کاشف خالد
منیجر
سید عبدالہادی
مجلس ادارت
اطہر احمد شمیم آر محمود عبداللہ
ریحان احمد شیخ اعجاز احمد میر
ڈیزائننگ
محمد کاشف خالد
دفتری امور
عبدالرب فاروقی مجاہد احمد سلیجہ
مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 50
قیمت فی پرچہ ₹ 20

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے۔

(اداریہ)

”قرآن سب سے اچھا“

قرآن کریم رب کائنات کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے کامل ہدایت کے طور پر آخری آسمانی صحیفہ ہے۔ یہ کتاب تمام خوبیوں کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ یہ وہ باغ ہے جس کا باغباں خود خدا تعالیٰ کی ذات یزداں ہے۔ جو ہر صدی کے سر پر اس کی آبیاری و آبپاشی اور سرسبزی و شادابی کے لئے اپنے خاص بندوں کو منتخب کرتا ہے۔ یہ کتاب حقائق و معارف کا مخزن ہے۔ اس کی تعلیمات مبنی بر حکمت ہیں۔ یہ کتاب سائنسی علوم و معارف سے بھرپور و معمور ہے۔ یہ کتاب عقل و دلیل سے اپنے احکامات منواتی ہے۔ اور قلب و ذہن کو جلا بخشتی ہے۔ اس کی زبان ثقیل نہیں بلکہ سلیس ہے۔ اسلئے لاکھوں کی تعداد میں اسکے حفاظ ملتے ہیں جنہوں نے اس کو مکمل ازبر کیا ہے۔ یہ کتاب فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔ صاحب المعلقہ شاعر لبید بن ربیعہؓ نے اسکی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر شاعری کو ہی خیر باد کہہ دیا تھا۔ یہ کتاب پندرہ سو سال سے بے مثل و مانند ہے۔ آج بھی یہ اپنے مخالف و معارض کو نہایت ہی تحدی کے ساتھ **ھل من معارض** کہہ کر دعوت مبارزت دے رہی ہے لیکن کوئی مرد میدان نہیں بن پاتا۔

یہ کتاب انسان کا تزکیہ کرتی ہے اور اس کو وصل الٰہی کی عظیم نعمت سے بہرور کرتی ہے۔ امام الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے فرمایا کہ ”قرآن تمہیں ایک ہفتہ میں پاک کر سکتا ہے“ نیز فرمایا ”قرآن تمہیں نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم میں صوری و معنوی اعراض نہ ہو“

ہر دور میں اس کے معارف اور فیضان کا در کھلا ہے۔ اس دور آخر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ کو قرآنی معانی و معارف کے بیان کرنے میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ نے قرآنی تعلیمات کی فوقیت بدلائل ثابت فرمائی۔ اور نہایت ہی تحدی کے ساتھ قرآنی حقائق کے بالمقابل حقائق لکھنے کا چیلنج دیا۔ آپؑ کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ ”**الخیر کلہ فی القرآن**“ یعنی تمام قسم کی بھلائی اور بہتری قرآن کریم میں موجود ہے۔ مسلمانوں کی کھوئی ہوئے عظمت کی بازیابی کا راز قرآن کریم کے ساتھ وابستگی میں پنہاں ہے۔ قرون اولیٰ میں مسلمانوں نے قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی وجہ سے عزت و عظمت پائی۔ اور اس دور میں انکی پستی اور گراوٹ کا نتیجہ قرآنی تعلیمات کو بھلانے کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎ مسلمانوں پہ تب ادبار آیا کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو امام الزماں حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور احباب جماعت کو قرآن کریم کو اپنا دستورالعمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ تمام احباب جماعت قرآن کریم کے تئیں حضرت مسیح موعودؑ کے اس جذبے کو دلوں میں سموئے ہوئے ہوں کہ ؎ دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(نیاز احمد نائک)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ○ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّقُ الْعَلِيْمُ ○ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ○

(سورۃ الحجر :86تا88)

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ اور ساعت ضرور آنے والی ہے پس بہت عمدہ طریق پر درگزر کر تیرا ربّ ہی یقیناً بہت باکمال خالق (اور) صاحبِ علم ہے اور یقیناً ہم نے تجھے سات بار بار دہرائی جانے والی (آیات) اور قرآنِ عظیم عطا کئے ہیں

عن عثمان رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
"خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ"

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔
(صحیح بخاری باب فضائل القرآن)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ یعنی بے شک ہم نے اس ذکر (یعنی قرآن شریف) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ (الحکم 17/ نومبر 1905ء)

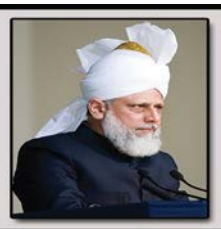

امام وقت کی آواز

ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا، ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر چندہ دینے والے کی طرح ہے۔ پس جیسا کہ روایت میں ہے کہ صدقہ بلاؤں، خطرات اور فتنوں کو دور کرتا ہے، ان کو ٹالتا ہے۔ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ اس کی سمجھ بھی آ رہی ہو صدقے کے طور پر قبول ہو گا۔ اور اس کی برکت سے تمام فتنوں سے بھی بچا جا سکتا ہے تمام برائیوں سے بھی بچا جا سکے گا اور ابتلاؤں سے بھی بچا جا سکے گا۔

(خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004)

خلاصہ حبات خطبات جمعہ

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

22،15و29جون2018ء

رمضان المبارک کی مناسبت سے بعض دعاؤں کی تلقین

خلاصہ خطبہ جمعہ 15جون 2018ء بیت الفتوح یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مسلمان کو ایسا وقت ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے یا جو بھلائی اور خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اس کی وضاحت میں بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے یہ بھی اس وقت میں شامل ہے جس میں وہ گھڑی میسر آتی ہے۔اس لئے آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں میں نے سوچا کہ بعض دعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں ان کو بھی پتا لگ جائے ،دعائیں کیا ہیں اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں اور نماز میں مجموعی طور پر پھر ان دعاؤں کی قبولیت کے دعا بھی مانگیں۔ بعض قرآنی اور مسنون دعائیں ہیں جو میں پڑھوں گا جن کو یاد ہیں وہ دل میں دہراتے رہیں یا جو میرے ساتھ دل میں دہرا سکتے ہیں بیشک دہرائیں اور دل میں آمین بھی کہتے رہیں ہر دعا کے بعد۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد واٰل محمد۔ قرآنی دعائیں یہ ہیں۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۔

اے ہمارے ربّ ہم پر صبر اُنڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

اے ہمارے ربّ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

اے ہمارے ربّ ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ۔

اے میرے ربّ یقینا میں ہر اچھی چیز کے لئے جو تو میری طرف نازل کرے ایک فقیر ہوں اس کی خواہش رکھتا ہوں۔

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔

اے میرے ربّ مجھے علم میں بڑھادے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔

اے ہمارے ربّ ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملہ میں ہمیں ہدایت عطا کر۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔

اے میرے ربّ ان دونوں پر یعنی میرے ماں باپ پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

اب بعض حدیث کی دعائیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی۔

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك۔

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اللھم انی اسئلك الھدی والتقی والعفاف والغناء۔

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت تقویٰ عفت اور غنیٰ مانگتا ہوں۔

اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں ہیں آپ نے اپنے ایک صحابی کو خط میں لکھی دعا۔ عربی دعا یہ ہے:

یا من ھو احب من کل محبوب اغفرلی وتب الی وادخلنی فی عبادك المخلصین۔

اب عمومی طور پر ہمیں عالم اسلام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ ان میں اتحاد پیدا کرے۔ قادیان میں رہنے والے بعض لوگ بھی مشکلات میں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایم. ٹی. اے کے کارکنوں کو اور جو والنٹیئرز ہیں رضاکار ہیں ان کو بھی جزا دے اور ان کو پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔...☆...☆...☆...

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

بدری صحابہ کے ایمان افروز تذکرہ کے سلسلہ میں حضرت عمار بن یاسر کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ 22جون2018ءبیت الفتوح یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ابتدائی اور جاں نثار صحابی حضرت عمار بن یاسر تھے۔ ان کے والد حضرت یاسر قحطانی نسل کے تھے۔ یمن ان کا اصل وطن تھا۔ اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ مکہ میں اپنے ایک بھائی کی تلاش میں آئے تھے۔ حارث اور مالک یمن واپس چلے گئے مگر حضرت یاسر مکہ میں ہی رہائش پذیر ہو گئے اور ابو حذیفہ مخزومی سے حلیفانہ تعلق قائم کیا۔ ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی حضرت سمیہ سے ان کی شادی کروادی جن سے حضرت عمار پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ کی وفات تک حضرت عمار اور حضرت یاسر ان کے ساتھ رہے۔ جب اسلام آیا تو حضرت یاسر حضرت سمیہ اور حضرت عمار اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن یاسر ایمان لے آئے۔ حضرت عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ میں حضرت صہیب بن سنان سے دارارقم کے دروازے پر ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں تھے۔ میں نے صہیب سے پوچھا تم کس ارادے سے آئے ہو تو صہیب نے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ان کا کلام سنوں۔ صہیب نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ حضرت عمار کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں اسلام کے بارے میں بتایا ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ ہم شام تک وہاں رہے پھر ہم چھپتے ہوئے دارارقم سے باہر آئے۔ حضرت عمار بن یاسر مکہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنہیں اس لئے تکلیف دی جاتی تھی کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔ قریش ان لوگوں کو دوپہر کی تیز گرمی میں تشدد کرتے تھے تا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔ پھر روایت میں آتا ہے حضرت عثمان بن عفان بیان کرتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی وادی میں جا رہے تھے۔ ہم ابو عمار، عمار اور ان کی والدہ کے پاس آئے ان کو تکالیف دی جا رہی تھی۔ حضرت یاسر نے کہا کیا ہمیشہ اس طرح ہوتا رہے گا۔ آپ نے حضرت یاسر سے فرمایا صبر کرو اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ آل یاسر کی مغفرت فرما اور یقیناً تو نے ایسا کر دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ ان کی مغفرت ہو گئی ہے۔

عبداللہ بن ابی ھزیل سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ نے اپنی مسجد بنائی تو ساری قوم اینٹ پتھر ڈھو رہی تھی اور نبی کریمؐ اور حضرت عمار بھی ڈھو رہے تھے۔ حضرت عمار یہ رجز پڑھ رہے تھے کہ نحن المسلمون نبنی المساجد کہ ہم مسلمان ہیں جو مسجدیں بناتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ

آج عمار ضرور مر جائیں گے کیونکہ کام بہت زیادہ کر رہے ہیں اور بیماری سے اٹھے ہیں کمزوری بھی بہت ہے۔ رسول اللہؐ نے یہ سن کر حضرت عمار کے ہاتھ سے اینٹیں گرا دیں آپ ﷺ نے ان سے کہا تم آرام کرو۔ حضور انور نے فرمایا انتہائی کمزوری کی حالت میں بھی یہ لوگ خدمت سے محروم نہیں رہنا چاہتے تھے۔ حضرت عمار بن یاسر غزوہ بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے آپ بیعت رضوان میں بھی شریک تھے۔ حضرت عثمان کے خلاف فتنہ پھیلانے والے منافقین اور باغیوں نے جب مدینہ میں شورش برپا کی تو بد قسمتی سے اپنی سادگی کی وجہ سے حضرت عمار بن یاسر بھی ان کے جھانسے میں آگئے گو کہ عملی طور پر انہوں نے کسی بھی قسم کا ان کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ اس لحاظ سے ان مفسدوں کی بداعمالیوں سے ان کا دامن بالکل پاک ہے۔ حضرت عمار کی وفات حضرت علی کے عہد خلافت میں یعنی جنگ صفین میں صفر ۳۷ ہجری میں 94 سال کی عمر میں ہوئی۔ یحیٰ بن عابس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر کو شہید کیا گیا اس وقت انہوں نے کہا کہ مجھے میرے کپڑوں میں دفن کرنا کیونکہ میں دادخواہ ہوں گا۔ حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور ہاشم بن عتبہ کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمار کو آپ نے اپنے قریب رکھا اور ہاشم کو ان کے آگے اور دونوں پر ایک ہی مرتبہ پانچ یا چھ یا سات تکبیریں کہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

☆...☆...☆...

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in
LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
M.Y.Links
- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply

Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

قرآن کریم کا علم سیکھو۔ مرکز سے ہمیشہ رابطہ رکھو اور دین کا علم سیکھو تا کہ اگر جماعت میں کوئی فتنہ اٹھتا ہے تو اس سے بچ سکو خلاصہ خطبہ جمعہ 29جون2018ءبیت الفتوح یوکے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 29/جون2018ءبمقام مسجد بیت الفتوح،لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے اپنی وفات کے دن تک محبت کرتے رہے ہوں مجھے امید ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ عمار بن یاسر وہ شخص تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ محبت کی۔ کہتے ہیں کہ میں دو آدمیوں کے متعلق گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے محبت کرتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عمار بن یاسر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمار کے متعلق فرمایا کہ وہ ایڑھیوں سے لے کر اپنے سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے تھے۔ ابو نوفل بن ابی اقرب کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر سب سے زیادہ سکوت کرنے والے اور سب سے کم کلام کرنے والے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ میں فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ محمد بن علی بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ دَم سکھاؤں جو جبرئیل نے مجھ پر کیا ہے۔ حضرت عمار کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی یارسول اللہ۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دم سکھایا کہ بسم اللہ ارقیك واللہ یشفیك من کل داء یؤذیك کہ میں اللہ کے نام سے شروع کر کے تمہیں دم کرتا ہوں اور اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفاء دے جو تمہیں تکلیف دے تم اسے پکڑ لو اور خوش ہو جاؤ۔ حضرت عثمان کے خلاف اور خلافت کے خلاف جو فتنہ وفساد پیدا ہوا اس وجہ سے پیدا ہوا کہ ان لوگوں کی تربیت صحیح نہیں تھی اور بہت کم مرکز میں آیا کرتے تھے قرآن کریم کا علم دین کا علم بہت کم تھا اس لئے آپ نے جماعت کو اُس وقت تلقین کی کہ اس چیز سے تم لوگوں کو عبرت اور نصیحت پکڑنی چاہئے اس لئے قرآن کریم کا علم سیکھو۔ مرکز سے ہمیشہ رابطہ رکھو اور دین کا علم سیکھو تا کہ اگر جماعت میں کوئی فتنہ اٹھتا ہے تو اس سے بچ سکو۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایم.ٹی.اے کا ایک ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے ہم اگر چاہیں تو دینی علم سیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم، حدیث، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے درس ہوتے ہیں خطبات ہیں۔ خلافت سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ دوسرے

خطابات ہیں جلسے ہیں اگر ہم اپنے آپ کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اس ذریعہ سے جوڑ لیں تو تربیت کا بہت اچھا ذریعہ یہ ہے اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا بھی ہے اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے،اس سے اپنے آپ کو جوڑیں۔

آنحضرتؐ کے ایک اور صحابی حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر تھے جو انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے اور بیت عقبہ میں شامل ہوئے۔ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک حضرت ابولبابہ حضرت علی کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے بعض کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وفات پائی۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ 50 ہجری کے بعد تک زندہ رہے۔

حضور انور نے فرمایا:تو یہ ان صحابہ کے حالات تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ جنازہ غائب مکرم قاضی شعبان احمد خان صاحب شہید ساکن ثوابہ گارڈن لاہور 25/جون 2018ء کو ان کو مخالفین نے ان کے گھر میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرا جنازہ جو حاضر جنازہ ہے وہ محترمہ امۃ الحئ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب کا ہے جو 23/جون کو سو سال سے اوپر کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆...☆...☆

Taher Ahmed siddiqui Cell : 8019648423
Mujeeb ur Rehman 9391118181

Love For All Hatred For None

A.A. TRADERS

General Items, Tailoring Material,
Sports Items, Birthday Items Etc.

Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi,
Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

Abdul Hai 9916334734

AL-MASROOR

Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

نجیب اللہ نائک مربی سلسلہ دفتر شوریٰ

قرآن مجید کی پیشگوئیاں

ہمارا خدا رب العالمین ہے اور رب العالمین کی صفت تربیت روحانی اور تربیت جسمانی کی طرف اشارہ کرتی ہے تو معلوم ہوا کہ ہمارا خدا انسان کے لئے جہاں جسمانی ربوبیت کرتا ہے وہاں اپنے نبی کے ذریعہ روحانی ربوبیت کا سامان بھی بہم پہنچاتا ہے۔

اسی ربوبیت کے تحت خدائے حیّ و قیوم نے اپنے فرستادہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کامل شریعت قرآن شریف نازل فرمائی اور ساتھ ہی اسکی حفاظت کا وعدہ ان الفاظ میں فرمادیا:

"اِنَّانحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون۔" (سورۃ الحجر:10)

یعنی یقیناہم نے اس ذکر (قرآن) کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

نیز کامل شریعت کا اظہار اس رنگ میں فرمادیا:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔" (المائدہ:7)

جب کامل شریعت اس کتاب (قرآن شریف) کو خدائے واحد و یگانہ نے قرار دے دیا تو لازمی تھا کہ اس میں آئندہ زمانے میں رونما ہونے والے واقعات کا ذکر بھی موجود ہو اور قلب اطہر سے مطالعہ کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ واقعی اس پاک کتاب میں یہ چیز موجود ہے۔

انہیں آئندہ زمانے کی پیشگوئیوں کو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

ذرائع نقل و حمل کے ایجاد کی پیشگوئی:

"واذا العشارُ عُطِّلَتْ" (التکویر:5)

ترجمہ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

اس سیاق و سباق میں اونٹنیوں کے بیکار ہونے کی پیشگوئی سے واضح طور پر یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ پہلے سے بہتر، تیز تر اور زیادہ طاقتور ذرائع نقل و حمل ایجاد ہو جائیں گے۔ پہاڑوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت یعنی بڑی طاقتوں کے ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کا اونٹنیوں کے بیکار ہو جانے سے براہ راست تعلق ہے۔"

نیز فرمایا:

"اس آیت سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جانوروں سے کہیں زیادہ طاقتور اور تیز تر مشینی ذرائع ایجاد ہو جائیں گے جن کی بدولت ان کا استعمال غیر اہم اور متروک ہو جائے گا۔"

(الہام عقل علم اور سچائی صفحہ:520 تا519)

دخان مبین کی پیشگوئی:

فارتقب یومَ تاتی السماء بدخانٍ مبینo یغشی الناس، ھذا عذاب الیمo (سورۃ الدخان:11-12)

ترجمہ: پس تو اس دن کا امید وار رہ جس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا۔ جسکو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ عذاب دردناک ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس جگہ دخان سے مراد قحط عظیم شدید ہے جو سات برس تک آنحضرتؐ کے زمانہ مبارکہ میں پڑا یہاں تک کہ لوگوں نے مردے اور ہڈیاں کھائی تھیں جیسا کہ ابن مسعود کی حدیث میں مفصل اس کا بیان ہے۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے بھی جو ہمارا زمانہ ہے اس دخان مبین کا وعدہ تھا۔ اس طرح پر کہ قبل از ظہور مسیح نہایت درجہ کی شدت سے اس کا ظہور ہو گا اب سمجھنا چاہئے کہ یہ آخری زمانہ کا قحط جسمانی اور روحانی دونوں طور سے وقوع میں آیا۔ جسمانی طور سے اس طرح کہ اگر اب سے پچاس برس گذشتہ پر نظر ڈالی جاوے تو معلوم ہو گا کہ جیسے اب غلہ اور ہر ایک چیز کا نرخ عام طور پر ہمیشہ کم رہتا ہے اس کی نظیر پہلے زمانوں میں کہیں پائی نہیں جاتی۔ کبھی خواب وخیال کی طرح چند روز گرانی غلہ ہوتی تھی اور پھر وہ دن گزر جاتے تھے لیکن اب تو یہ گرانی لازم غیر منفک کی طرح ہے اور قحط کی شدت اندر ہی اندر ایک عالم کو تباہ کر رہی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ:515-513)

نئی سواریوں کے بارے میں پیشگوئی:

والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃً ط ویخلق مالا تعلمونo (سورۃ النحل:9)

ترجمہ: اور گھوڑے و خچر اور گدھے تاکہ تم اسپر سوار ہو اور بطور زینت ہے اور اللہ وہ پیدا کریگا جو تم جانتے نہیں۔

اس آیت کی روشنی میں خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"وہ نئی سواریاں جو تمہارے علم میں نہیں پیدا کرے گا۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 3 فروری 1919ء)

زمین سے معدنیات کے نکلنے کی پیشگوئی:

واَخرَجَتِ الارضُ اثقالھاo" (سورۃ الزلزال:3)

ترجمہ: اور زمین اپنے بوجھ نکال کر پھینک دے گی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"زمین اپنے بوجھ اتار کر پھینک دیگی یعنی بادشاہتوں اور حکومت امراء کو جو غرباء پر ناقابل برداشت بوجھ ڈال رہے تھے نکال باہر کریگی۔ زمین میں سے قسم قسم کی کانیں نکل آئیں گی چنانچہ دیکھ لو آج کروڑوں کروڑ ٹن مٹی کا تیل جس کا پہلے زمانہ میں خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا زمین میں سے نکل رہا ہے اور ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں اس سے کام لیا جارہا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ:414-413)

"اُزلفت الجنۃ للمتقین" (سورۃ قٓ:32)

ترجمہ: جنت متقیوں کے قریب کر دی جائیگی۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ کہ مذہبی باتیں لوگوں کی سمجھ میں آنے لگ جائیں گی اور سائنس جو مذہب کی مخالفت کر رہی ہو گی اس کی مخالفت آپ ہی آپ ختم ہو جائیگی اسطرح متقی لوگوں کے لئے جنت کا حصول بہت آسان ہو جائیگا۔"

نیز فرمایا:

"ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور احرارِ یورپ میں سے کچھ تو آہستہ آہستہ اپنے بلند بانگ دعاوی کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور کچھ ان باتوں کو جو اس سے قبل انہیں غیر قدرتی نظر آئی تھیں قانون قدرت میں شامل کر کے مذہب کی طرف آرہے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ:207)

سمندر پھاڑ کر ملائے جانے کی پیشگوئی:

"وَاذا البحارُ فُجرت" (الانفطار:4)

ترجمہ: اور جب سمندر پھاڑ کر ملا دئے جائیں گئے۔

آیت ھٰذا کی روشنی میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اس زمانہ میں دریاؤں کو وسیع کر دیا جائیگا اور ان کا راستہ کھلا کر دیا جائیگا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں یورپ اور امریکہ کے بہت سے دریائوں کے دہانے اس طرح کھول دیئے گئے ہیں کہ بڑے بڑے جہاز ان میں سے گذر جاتے ہیں پہلے سمندروں کے قریب جاکر دریا پھٹ جاتے تھے اور پھیل کر چھوٹی چھوٹی نالیوں میں سمندر میں ملتے تھے مگر اس زمانہ میں بہت سے دریا فرانس، جرمنی، آسٹریا، انگلینڈ اور امریکہ کے دہانوں کے پاس ایک گہرے نالے کی صورت میں بدل دئے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہاں جہاز بھی چلنے لگے ہیں۔ اور بعض جگہ تو سو سو دو دو سو میل تک جہاز سمندر کے دہانہ سے دریا کے ذریعہ سے اندرون ملک میں چلے جاتے ہیں اور اس طرح اموال تجارت بہ سہولت اور تھوڑے خرچ پر ملک سے باہر بھی جاتا ہے اور اندر بھی آجاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ:252)

سودی نظام کے خاتمہ کی پیشگوئی:

"یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقٰت، واللہ لا یحب کلّ کفّارٍ اَثِیْمٍ o"

ترجمہ: اللہ سود کو مٹا دیگا اور صدقوں کو بڑھائے گا۔ اور اللہ ہر بڑے کافر اور بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب اسلام کی تعلیم اپنی مکمل صورت میں دنیا میں قائم کی جائیگی۔ اور ربوٰا جسے مال کو بڑھانے والا قرار دیا جاتا ہے وہ مٹا دیا جائے گا۔ اور صدقات جنہیں مال کو گھٹانے والا قرار دیا جاتا ہے اُن کی بے انتہا زیادتی ہو گی۔ گویا پرانے نظام کو بدل کر ایک نیا نظام قائم کیا جائے گا۔" (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ:638)

قرآن کریم میں ایک عالمگیر جنگ کی پیشگوئی جس میں بڑی بڑی جمہوریتیں اور ڈکٹیٹر شپ مقابلے میں ہونگی:

"ویوم نسیر الجبال و تری الارضَ بارزۃً وحشر نٰھُمْ فَلَمْ نغادر منھم اَحَدًا۔" (کھف:43)

ترجمہ: اور اس دن بھی ان کے بہتر نتائج نمودار ہونگے جس دن ہم ان پہاڑوں کو اپنی اپنی جگہ سے چلا دینگے اور تو سب اہل زمین کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں نکلتا ہوا دیکھے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"جبل کے معنی بڑے آدمی کے بھی ہوتے ہیں اور سیر کے معنی چلانے کے۔ اس جگہ جبال سے مراد بڑے لوگ ہی ہیں کیونکہ اس جگہ آدمیوں کا ذکر ہے پہاڑوں دریائوں کا ذکر نہیں اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب پیشگوئیاں اس دن پوری ہوں گی جب بڑے بڑے لوگ جنگوں کے لئے نکل کھڑے ہونگے۔ اور تو ساری زمین کو یعنی سب اہل زمین کو دیکھے گا کہ جنگ کے لئے ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ایسی جنگ ہو گی کہ گویا ان میں سے ایک بھی نہ بچے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ:457)

یورپ وامریکہ کی نیلی آنکھوں والی اقوام کے ایک ہزار سالہ دور ترقی اور پھر تباہی کی پیشگوئی:

"یوم یُنْفَخُ فِی الصور و نحشر المجرمین یومئذٍ زُرقا یتخافتون بینھم اِنْ لبثتم اِلّا عشرًا۔(طٰہٰ رکوع:5)

ترجمہ: جس دن کہ بگل بجایا جائیگا اس دن ہم مجرموں کو اس حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی ہونگی۔ اور وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے کہیں گے کہ تم تو صرف دس صدیاں اس دنیا میں رہے ہو۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں مشرکوں کی نیلی آنکھوں کے ساتھ اٹھائے جانے سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اُس زمانہ میں شرک زیادہ تر نیلی آنکھوں والی قوموں یعنی یورپین اور امریکن لوگوں میں ہو گا۔ اور یہ لوگ صرف دس سو سال تک دنیا میں حکومت کرنے والی طاقت پائیں گے۔ چنانچہ تیسری صدی سے ان لوگوں نے ترقی کرنی شروع کی اور چودھویں صدی میں آکر یعنی دس سو سال گذرنے کے بعد ان پر زوال آنا شروع ہو گیا۔" (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ:65)

چھاپہ خانوں کی ایجاد کی پیشگوئی:

"وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ" (التکویر:11)

ترجمہ:اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"یہ پیشگوئی چھاپہ خانوں کی ایجاد پر بھی دلالت کرتی ہے ورنہ قلمی نسخوں کی وسیع پیمانہ پر ترویج و اشاعت ممکن نہ ہوتی۔ وسیع پیمانہ پر اشاعت کا زمانہ ہی دراصل علم و تحقیق کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ قرآن کریم قلم کے کردار پر اس قدر زور دیتا ہے کہ وہ اس صفت کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے کہ اس نے انسانوں کو لکھنا سکھایا۔ فرمایا:

سورۃ العلق کی مندرجہ ذیل آیات پُرزور اعلان کرتی ہیں۔

اقرا وربك الاکرم۔ الذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم۔(العلق:4-6)

(الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ:525)

اسلام کے زوال اور عیسائی طاقتوں کے عروج کا ایک المناک موازنہ

وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ۔(التکویر:12)

ترجمہ:اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"یہ آیت آخری زمانہ میں اسلام کے زوال اور عیسائی طاقتوں کے عروج کا ایک المناک موازنہ پیش کرتی ہے جب اسلام کے سورج

کی روشنی لپیٹ دی جائے گی اور عالم اسلام کے ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ مادہ پرست دنیا خلا کے راز معلوم کرنے کے لئے آسمان کی بلندیوں تک جا پہنچے گی۔"

(الہام، عقل، علم اور سچائی، صفحہ:526)

عالمگیر ایٹمی تباہی کی پیشگوئی

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لمزة الذی جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهٗ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ كلا لَيُنْۢبَذَنَّ فی الحطمة وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ نار اللهِ الموقدة التی تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فی عمد ممددة (الھمزہ:2-10)

ترجمہ: ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جو کے لئے جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔ وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اس کا مال اسے دوام بخش دے گا۔ خبردار! وہ ضرور حطمہ میں گرایا جائے گا۔ اور تجھے کیا بتائے کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں پر لپکے گی۔ یقیناً وہ ان کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:-

"یہ چھوٹی سی سورۃ حیرت انگیز امور پر مشتمل ہے۔ اول یہ ذکر کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب انسان چھوٹے چھوٹے ذرات میں جھونک دیا جائے گا۔ چھوٹے ذرات میں جھونکے جانے کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ایک آدمی ان میں ڈالا جائے گا بلکہ یہ لفظ وسیع معنوں میں بنی نوع انسان کے لئے استعمال ہوا ہے اور ان میں ڈالے جانے سے مراد وہ عذاب ہے جس میں اسے مبتلا کیا جائے گا جو اس کا مقدر ہے۔ جب سے انسان نے ایٹم کا پوشیدہ راز دریافت کر کے اس میں موجود بے انتہا توانائی سے آگہی حاصل کی ہے یہ بات قابل فہم ہو گئی ہے۔ یہی وہ دور ہے جب باریک ترین ذرات میں چھپی ہوئی آگ باہر نکل کر ہزارہا مربع میل علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اس کی زد میں آنے والی انسان سمیت ہر چیز تباہ ہو جائے گی چنانچہ وہ بات جو آج سے چودہ سو سال قبل غیر حقیقی دکھائی دیتی تھی اسے آج کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

(الہام، عقل، علم اور سچائی، صفحہ 539)

قرآن کریم کے اندر اس قسم کی صدہا پیشگوئیاں موجود ہیں اور علوم میں ترقی کی وجہ سے قرآنی حقائق و معارف سے بھی آگہی ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر دور میں قرآن کریم کے علوم و معارف اور اس میں موجود پوشیدہ اسرار و رموض سے پردہ اٹھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کیا خوب فرماتے ہیں

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

NAVNEET JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

تبریز احمد سلیجہ مربی سلسلہ دارالضیافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلیم فہم قرآن

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمید وار

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کو دنیا کی اصلاح کے لئے بوقت ضرورت بھیجتا ہے اور پھر اُنکی تربیت اس طرح کرتا ھیکہ خدا تعالیٰ اُن کا خود مربی بن جاتا ہے۔ کیونکہ اُن کو دنیا میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے لہٰذا ارشاد ربانی وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ والحكمة کے تحت وہ لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں۔ یہ تب ہی ممکن ہوتا ہے جب وہ اُس میں خود کامل ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ اُن پر انوار و برکات کے سمندر کھول دیتا ہے۔ اور اُنکا فہم وادراک اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ اس میدان میں کوئی بھی اُن کا مقابلہ نہیں کر پاتا۔ جس طرح کہ ہمارے سیدو مولا حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم اُمی تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اُن پر انوار الٰہی کے برکات کھول دیئے تو دنیا کے بڑے بڑے عالم و فاضل پھیکے پڑ گئے۔ اور پھر اُس کلام کو صحیح سمجھنے والے بھی وہی لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے قرب سے وافر حصہ عطا کرتا ہے۔ اِس لحاظ سے قرآن کریم کے مفہوم کو سمجھنے والے ہمارے ہادی و مولا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

آپ کی بعثت ثانیہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاٰخرين منهم لما يلحقوا بهم (الجمعۃ)

اور آخرین سے مراد اسلام کے بڑے بڑے علما نے تفسیر کرتے ہوئے لکھا ھیکہ یہ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت ہے اس اعتبار سے موجودہ زمانہ میں قرآن کو سمجھنے والے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں کیونکہ ہر لحاظ سے پیشگوئیاں اور علامات و نشانات پورے ہوئے ہیں اس لئے زمانہ کے حالات کے اعتبار سے قرآن کریم کو دنیا میں پھیلانا ہی مسیح موعودؑ کا عظیم الشان کام ہے۔ اور اُن اعتراضات کو دور کرنا جو اعتراضات قرآن کریم کی آیات پر کئے جاتے تھے۔

جیسا کہ حضرت اقدس علیہ السلام خود فرماتے ہیں

"اس وقت جو ضرورت ہے۔ وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں... اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے اُن کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں

ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغِ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 38 جدید ایڈیشن)

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

قرآن کریم کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۃ الجمعۃ کی آیات کے مصداق مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (الجمعۃ: 4-3)

اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفس انسانیہ عملی اور علمی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئے تھے اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے یعنی خدا اور اسکی صراطِ مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقین کامل تک پہنچایا اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا انکو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا یہاں تک کہ اُن کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا لَو کان الْاِیمانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَه رَجُلٌ مِّنْ فَارَسَ یعنی اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہوگا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا۔ اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے قرآن آسمان پر اُٹھایا جائے گا۔ یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور یہ فارس الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔"

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 305-306)

فہم قرآن اور علوم قرآن:

قرآن کریم کے علوم اور فہم اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو عطا کیا۔ اور بذریعہ الہامات بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ میں تجھے خود قرآن علوم کا صحیح فہم عطا کروں گا جسے کہ آپؑ فرماتے ہیں۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَ لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ

اس الہام کے رو سے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں۔ اور میرا نام اول المومنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس مانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔ پس بخدا میں کشتی کے میدان میں کھڑا

ہوں۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ عنقریب وہ مرنے کے بعد شرمندہ ہو گا۔ اور اب حجۃ اللہ کے نیچے ہے۔ اسے عزیز کوئی کام دنیا کا ہو یا دین کا بغیر لیاقت کے نہیں ہو سکتا۔

(ضرورت الامام جلد 13 صفحہ 502)

فہم قرآن اور تائید وحی والہام: یہ بات تو سچ ہے کہ قرآن کریم ہدایت دینے کے لئے کافی ہے مگر قرآن کریم جس کو ہدایت کے چشمہ تک پہنچاتا ہے اس میں پہلی علامت یہی پیدا ہو جاتی ہے کہ مکالمہ طیبہ الٰہیہ اس سے شروع ہو جاتا ہے جس سے نہایت درجہ کی انکشاف معرفت اور چشمدید برکت و نورانیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ عرفان حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے جو مجرد تقلیدی اٹکلوں یا عقلی ڈھکوسلوں سے ہرگز مل نہیں سکتا کیونکہ تقلیدی علوم محدود و مشتبہ ہیں اور عقلی خیالات ناقص و ناتمام ہیں اور ہمیں ضرور حاجت ہے کہ براہِ راست اپنے عرفان توسیع کریں۔ کیونکہ جس قدر ہمارا عرفان ہو گا اسی قدر ہم میں ولولہ و شوق جوش مارے گا۔ کیا ہمیں باوجود ناقص عرفان کے کامل ولولہ و شوق کی کچھ توقع ہے؟ نہیں کچھ بھی نہیں۔ سو حیرت اور تعجب ہے کہ وہ لوگ کیسے بد فہم ہیں جو ایسے ذریعہ کامل وصول حق سے اپنے تئیں مستغنی سمجھتے ہیں جس سے روحانی زندگی وابستہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یاد رکھنا چاہئے کہ روحانی علوم اور روحانی معارف صرف بذریعہ الہامات و مکاشفات ہی ملتے ہیں اور جب تک ہم وہ درجہ روشنی کا نہ پالیں تب تک ہماری انسانیت کسی حقیقی معرفت یا حقیقی کمال سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتی۔ صرف کوّے کی طرح یا بھیڑی کی مانند ایک نجاست کو ہم حلوہ سمجھتے رہیں گے اور ہم میں ایمان فراست بھی نہیں آئے گی۔ صرف لومڑی کی طرح داؤ پیچ بہت یاد ہوں گے۔

(ازالہ اوہام جلد 3 صفحہ 327-328)

نیز فرمایا: اب یہ بھی یاد ہے کہ عادت اللہ ہر یک کامل ملہم کے ساتھ یہی رہی ہے کہ عجائبات مخفیہ فرقان اس پر ظاہری ہوتے رہے ہیں بلکہ بسا اوقات ایک ملہم کے دل پر قرآن شریف کی آیت الہام کے طور پر القاء ہوتی ہے اور اصل معنی سے پھیر کر کوئی اور مقصود اس سے ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام جلد 3 صفحہ 361)

فہم قرآن کے شرائط

1) فہم قرآن کی سب سے پہلی شرط تقویٰ اور طہارت ہے: واضح ہو کہ جس قدس انسان تقویٰ میں ترقی کرتا ہے اسی قدس اللہ تعالیٰ اس پر علوم قرآنی اور فہم قرآنی کا انکشاف فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ اس تعلق سے فرماتے ہیں: ۔

"مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبتہ النصوح کی ضرورت ہے۔ جبتک انسان پوری فروتنی اور نکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھالے۔ اور اس کے جلال و جبروت سے لرزاں ہو کر نیا زمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے۔ قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس۔ ارضی خواہشوں کے اسیر ان

سے بہرہ ور ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو، وبدیع وغیرہ کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو۔ دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو، لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا، قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 282-283)

2)اشراق اور روشن ضمیری: فہم قرآن کے لئے دوسری شرط ورشن ضمیری اور تزکیہِ نفس ہے۔ اس تعلق سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

" بلاشبہ ہماری بھلائی اور ترقی علمی اور ہماری دائمی فتوحات کیلئے قرآن ہمیں دیا گیا ہے اور اس کے رموز اور اسرار غیر متناہی ہیں جو بعد تزکیہ نفس اشراق اور روشن ضمیری کے ذریعہ سے کھلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جس قوم کے ساتھ کبھی ہمیں ٹکرا دیا اس قوم پر قرآن کے ذریعہ سے ہی ہم نے فتح پالی وہ جیسا ایک اُمّی دیہاتی کی تسلی کرتا ہے ویسا ہی ایک فلسفی معقولی کو اطمینان بخشتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ صرف ایک گروہ کیلئے اترا ہے دوسرا گروہ اس سے محروم ہے بلاشبہ اس میں ہر یک شخص اور ہر یک زمانہ اور ہر یک استعداد کے لئے علاج موجود ہے جو لوگ معکوس الخلقت اور ناقص الفطرت نہیں وہ قرآن کی ان عظمتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور انکے انوار سے مستفید ہوتے ہیں۔

(مباحثہ لدھانہ۔ ر۔خ۔ جلد 4 صفحہ 110)

فہم قرآن کے لئے ایک شرط خدائی تائید ہے: اس تعلق سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

" یہ بات واقعی سچ ہے کہ جو مسلمان ہیں یہ قرآن شریف کو بالکل نہیں سمجھتے لیکن اب خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنے قرآن کے ظاہر کرے خدا نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے اور میں اس کے الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں قرآن شریف کی ایسی تعلیم ہے کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں آسکتا۔ اور معقولات سے ایسی پُر ہے کہ ایک فلاسفر کو بھی اعتراض کا موقعہ نہیں ملتا مگر ان مسلمانوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے اور اپنی طرف سے ایسی ایسی باتیں بنا کر قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہیں جس سے قدم قدم پر اعتراض وارد ہوتا ہے اور ایسے دعاوی اپنی طرف سے کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے اور وہ سراسر اس کے خلاف ہیں مثلاً اب یہی واقعہ صلیب کو دیکھو کہ اس میں کسقدر افتراء سے کام لیا گیا ہے اور قرآن کریم کی مخالفت کی گئی اور یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے اور قرآن کے بھی بر خلاف ہے۔ "

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 450-451)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اِس تعلیم کو سمجھنے کی توفیق دے جو حقیقی اسلام کی تعلیم میں امام الزمان کے ذریعہ سے ملی ہے۔ آمین۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ○ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 31)

Surely, thy Lord enlarges *His* provision for whom He pleases, and straitens *it for whom He pleases*. Verily, He knows *and* sees His servants full well. (Al-Qur'an 17:31)

NOORUDDIN
ELECTRIC WORKS
Specialist in :
Electrical Interior Work & Casing - Caping

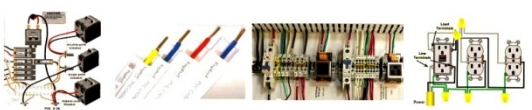

Contact for Service
and
Walk for Training
9765353734 9764299007
Opp. Passport Office, Behind Yashwant Hotel,
Pingle Vasti, Mundwa Road, Pune - 36

ریحان احمد شیخ مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت قادیان

تفاسیر القرآن کا تحقیقی موازنہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی لفظی و معنوی حفاظت کی ذمہ داری از خود لی ہے۔ چنانچہ تاریخ دنیا اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ قرآن کریم آج تک ہر قسم کے لفظی تغیر و تبدل سے محفوظ رہا۔ اس کی معنوی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر صدی کے سر پر مجددین کو اس کے معانی و مفاہیم سے لوگوں کو آگہی بخشنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ ان مجددین نے اپنے ظرف اور زمانے کے حساب سے قرآن کے صحیح اور حقیقی معنوں سے دنیا کو متعارف کرایا۔ تاہم معنوی حفاظت کا یہ عظیم الشان کام مسیح موعود کے ہاتھوں مقدر تھا۔ جس کی بعثت کا مقصد ہی شریعت کا قیام تھا۔ اور قرآنی حقائق و معارف کا بیان اور اس کتاب عظیم کی طرف جھوٹے اور خود تراشیدہ افکار و خیالات کا بطلان تھا۔

چنانچہ آپؑ نے اپنے دور مسعود میں قرآن کریم کو اپنی تمام تر توجہات کا مرکز و محور ٹھہرایا اور قرآن کا معجز نما ہونا دلائل قطعیہ اور براہین ساطعہ سے ثابت فرمایا۔ اسرائیلی روایت کے زیر اثر کی جانے والی قرآنی تفاسیر کے بجائے قرآنی آیات سے ہی قرآن کی تشریح و تفسیر فرمائی۔ اور مسائل کا استخراج قرآن کریم سے ہی کیا۔ آپؑ نے یہ نکتہ بھی بیان فرمایا کہ قرآن کریم کی تفسیر قرآنی آیات سے ہی کی جانی چاہئے کیونکہ قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کی تصدیق کرتی ہے۔ آپؑ نے اپنے متبعین کو بار بار قرآن کریم کو پڑھنے اور اسکے مفاہیم کو سمجھنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ حضور اپنی معرکۃ آلاراء تصنیف کشتی نوح میں فرماتے ہیں

"قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ... تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سر چشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26، طبع اول)

اس ارشاد کی حقیقی معنوں میں تعمیل قرآن کریم کے صحیح تراجم اور تفسیر کا تقاضا کرتی تھی اس لئے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دورِ مبارک میں اس کی طرف قلمی و لسانی دونوں اعتبار سے خصوصی توجہ مبذول فرمائی بلکہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپؑ کے خلفاء اور جماعت احمدیہ کے علماء و فضلاء کی طرف سے قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی۔ بہرحال یہاں خاکسار صرف ایک پہلو یعنی تفسیر القرآن کا تحقیقی موازنہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔

1۔واقعہ ہابیل اور قابیل

حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کی۔ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی خدا تعالیٰ نے رد فرمادی۔اس پر جس کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی اس نے اپنے اس بھائی کو قتل کر دیا جس کی قربانی خدا تعالیٰ نے قبول کرلی تھی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۔ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۔ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۔ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ۔

(سورۃ المائدہ آیت 28تا32)

ترجمہ:اور اُن کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ پڑھ کر سنا جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔اس نے کہا میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔(جواباً)اس نے کہا یقیناً اللہ متقیوں ہی کی (قربانی) قبول کرتا ہے۔

اگر تو نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ تو مجھے قتل کرے (تو) میں (جواباً) تیری طرف اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں تاکہ تجھے قتل کر وں۔یقیناً میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

یقیناً میں چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ اٹھائے ہوئے لوٹے پھر تو اہل نار میں سے ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی جزا ہوتی ہے۔تب اس کے نفس نے اس کے لئے اپنے بھائی کا قتل اچھا بنا کر دکھایا۔پس اس نے اسے قتل کر دیا اور وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔پھر اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کو (پنجوں سے) کھود رہا تھا تاکہ وہ (یعنی اللہ) اسے سمجھا دے کہ کس طرح وہ اپنے بھائی کی لاش کو ڈھانپ دے۔ وہ بول اٹھا وائے حسرت! کیا میں اس بات سے بھی عاجز آ گیا کہ اس کوّے جیسا ہی ہو جاتا اس اور اپنے بھائی کی لاش ڈھانپ دیتا۔پس وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا۔

معزز قارئین! اس قربانی کے واقعہ کو بعض مفسرین نے بڑی عجیب و غریب، حیرت انگیز اور بعض صورتوں میں مضحکہ خیز کہانیوں سے سجایا ہے۔ان واقعات میں سے ذیل میں بعض نمونہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور پھر آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاً کرام کے فرمودات و ارشادات پیش کئے جائیں گے۔انشاء اللہ۔

قصص القرآن میں لکھا ہے کہ:

" حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی آبادی کا ذریعہ بنایا۔حضرت آدمؑ کے ہاں حوّا کے بطن سے ہر روز ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔اس وقت بہنوں سے شادی کی

ممانعت نہ تھی مگر اتنا خیال رکھنا ضروری تھا کہ ایک دن کے پیدا شدہ لڑکے کی شادی دوسرے روز پیدا شدہ لڑکی سے ہوتی تھی۔ حضرت آدمؑ کے دو لڑکے ہابیل اور قابیل تھے۔ حضرت آدمؑ دستور کے مطابق قابیل کی بہن کو ہابیل سے نکاح میں دینا چاہتے تھے۔ یہ لڑکی حسین تھی قابیل اس کا طلب گار ہوا۔ حالانکہ یہ اس کے ساتھ پیدا ہوئی لڑکی تھی۔ اور قاعدہ کے مطابق اس سے اس کا نکاح جائز نہ تھا۔

جب اس نے اصرار کیا تو حضرت آدمؑ نے حکم دیا کہ دونوں خدا کی بارگاہ میں اپنی اپنی نذر پیش کریں۔ جس کی نذر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول کرلی جائے گی اس کے ساتھ لڑکی کی شادی کردی جائے گی۔ قابیل نے اپنے کھیت کا سڑا ہوا اناج پیش کیا اور ہابیل نے ایک موٹی تازی بکری۔ اس زمانہ کے دستور کے مطابق آسمان سے آگ اتری اور اس آگ نے ہابیل کی بکری کو جلادیا، یہ قبول کی نشانی تھی۔ قابیل یہ دیکھ کر اور بگڑا اور اس نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھے قتل کرکے رہوں گا۔ ہابیل نے کہا اس میں میرا کیا قصور ہے کہ تیری قربانی قبول نہیں ہوئی۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی قربانی قبول کرتا ہے۔۔۔۔ غرض ہابیل کے نفس نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اور اسے قتل کر ہی دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑا نقصان اٹھانے والا ہو گیا۔

(مکمل قصص القرآن صفحہ 30،29 ناشر مرکز المعارف ہوجائی آسام، برانچ دیوبند)

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ترجمہ قرآن کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

"علماء سیر واخبار کا بیان ہے کہ حوّا کے حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا۔ اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کئی سبیل ہی نہ تھی اس دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح یہودا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا۔ قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلب گار ہوا۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں۔ کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے۔ اس زمانے میں جو قربانی قبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس

Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

کو کھالیا کرتی تھی۔ قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا۔ جب حضرت آدمؑ حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے کہاں کیوں؟ کہنے لگا اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی، میری نہ ہوئی۔ اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا اس میں میری ذلت ہے۔"

(کنزالایمان ترجمۃ القرآن و تفسیر صفحہ 163)

قارئین حضرات!! جیسی تفسیر ان آیات قرآنی کی مکرم مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کی ہے ویسی ہی تفسیر مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنے ترجمہ و تفسیر میں تحریر فرمائی ہے جو کہ صفحہ 154،155 پر درج ہے اس لئے خاکسار اسے دہرانا نہیں چاہتا۔

محترم سر سید احمد خان صاحب نے باقی مفسرین سے تھوڑا الگ اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:

"غور طلب بات یہ ہے کہ ہابیل کی نذر کا قبول ہونا اور قابیل کی نذر کا قبول نہ ہونا کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں کچھ اس کی تفصیل نہیں ہے۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ قابیل کھیتی کرنے کا پیشہ کرتا تھا اور ہابیل بکریوں اور بھیڑوں کے گلہ رکھنے کا اور اسی سبب سے قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار میں سے اور ہابیل نے اپنے گلہ کے نوزائدہ بچوں میں سے خدا کی نذر دی تھی۔ اس کے بعد قابیل کی کھیتی میں پیداوار اچھی نہیں ہوئی ہوگی جیسا کہ اکثر ہو جاتا ہے۔ اور ہابیل کی بکریوں اور بھیڑوں میں جن کے چرنے کے لئے جنگل اور گھاس اور غیر مزروعہ زمین بافراط موجود تھی بہت زیادہ برکت اور بڑھوتری ہوئی ہوگی جس کے سبب سے ایک کی نذر کا قبول ہونا اور دوسرے کی نذر کا قبل نہ ہونا تصور کیا گیا جیسا کہ ان لوگوں کا خیال تھا۔ اسی طرح قرآن مجید میں فرمایا "فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ" یہی امر ہے جو اس قصہ پر تاریخانہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔

(تفسیر القرآن وھو الھدیٰ والفرقان، تفسیر سید احمد خان، جلد اول صفحہ 125، مطبوعہ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ)

دوستو!! قرآن مجید میں ان قصوں اور کہانیوں کا کہیں اشارہ بھی نہیں ملتا لیکن تفاسیر میں یہ اس طرح جوڑ دی گئی ہیں گویا کہ وہ اس کا حصہ ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں قربانی کے قبول ہونے اور نہ ہونے کی مثال پیش کر کے یہ بتانا چاہتا ہے کہ کہ ہر قربانی کا قبول ہو جانا ضروری نہیں اس کے قبول ہونے کے لئے تقویٰ کی شرط ہے۔ پھر یہ کوئی اس انعام کو جبر سے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس مضمون کو اور دیگر عرفان

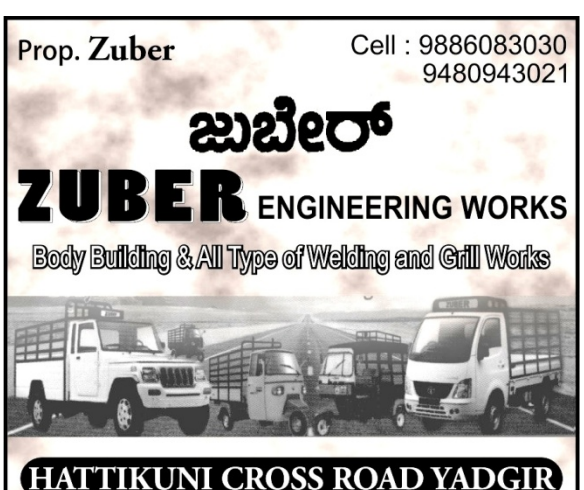

سے پُر مضمون کو علماء نے قصوں میں اٹھا کر بے مطلب باتیں تفاسیر میں داخل کر دی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف ارشادات

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہو گا۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جائے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے۔ اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہونگی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ "یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادت کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز، روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔

(بحوالہ الحکم 10/ جولائی 1906ء صفحہ 2)

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

"پہلے ایمان کو درست کرو۔ یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی سے باہر ہیں یہ تو کسی کام نہیں آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہنچائیں گی۔ دیکھو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکھا دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی (ﷺ) کے خلاف، دوم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ "یعنی اللہ تعالیٰ عبادت کو قبول کرتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے کہ اس کے مامور کو مانیں۔ دیکھو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بھی نہیں۔ قبلہ بھی ان کا وہی ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے۔ مگر پھر بھی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو نہ مانا۔ رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضلیت دی گئی تھی ملعون ہوئے کیونکہ گناہ تو اور بھی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامور من اللہ کا انکار۔

(بحوالہ البدر 16/ جنوری 1908ء صفحہ 3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیرویؓ ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"جب ان دونوں نے قربانی دی۔ آخر ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی رد ہوئی۔ اس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا۔ اس نے کہا اللہ متقیوں کی قربانی قبول کیا کرتا ہے۔"

نیز فرمایا "فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا "کوّے میں تین صفتیں عجیب ہیں۔ (1) کوّے کو کسی نے جماع کرتے کم دیکھا ہے۔ (2) ایک ٹکڑا بھی کھانے کو مل جائے اُڑ کر اوروں کو اطلاع

HR
Mob : 9861084857
9583048641
Sk. Anas Ahmad
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

ضرور کرے گا کہ یہاں کچھ ملتا ہے۔(3) کسی کوّے کو صدمہ پہنچے سب وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔اسی واسطے شور وغُل کو ہماری زبان پنجابی میں "کاواں رولی" کہتے ہیں۔ہم نے ایک بڑے شکاری سے پوچھا کبھی کسی کوّے کی لاش تم نے جنگل میں دیکھی ہے؟تو اس نے کہا نہیں۔اس سے تین باتیں نکلیں۔(1)۔شرم وحیا بھی کوئی چیز ہے۔(2)نیک برتاؤ کرنا چاہئے اور ہمدردی۔(3)مردے کی لاش کو دبانے کی فکر۔

یہ قصہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ ابراہیمؑ بھی ایک آدم تھا(اسے ابو الانبیاء کہتے ہیں)اس کے دو بیٹے تھے اسحٰق اور اسمٰعیل ۔مدینہ کے یہود جو بنو اسحٰق تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اولاد کو قتل کرنا چاہا۔سو انہیں بتایا گیا کہ دیکھو اس سے پہلے ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کر کے کیا لیا۔سوا اسکے کہ خاسر و نادم ہوا۔اور انہیں سمجھایا کہ مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ صرف اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو پہلے سے یہ حکم دے رکھا کہ مَنۡ قَتَلَ نَفۡساً جو ایسے عظیم الشان نفس کو قتل کرے گا وہ گویا سارے جہاں کے قتل کا مرتکب ہو گا۔"

(بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 98،99)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس آیت کے مضامین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس تمثیل میں بنو اسرائیل اور بنو اسمٰعیل کا مقابلہ کیا گیا ہے۔بنو اسرائیل محمدی نبوت کی وجہ سے قابیل کی طرح مسلمانوں سے بغض رکھتے تھے حالانکہ قربانی قبول کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔خود قربانی دینے والے کا کام نہیں۔"

(تفسیر صغیر سورۃ المائدہ زیر آیت نمبر 28 حاشیہ نمبر 1)

Asifbhai Mansoori
9998926311
Sabbirbhai
9925900467
LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
Your's
CAR SEAT COVER
Mfg. All Type of Car Seat Cover
E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut
Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

احمدی وجاہت احمد شاہد مربی سلسلہ وکالت مال تحریک جدید قادیان

نسخ فی القرآن کے عقیدے کی حقیقت

نسخ فی القرآن کا عقیدہ مسلمانوں میں رائج غلط عقائد میں سے ایک عقیدہ ہے۔اس عقیدے کی بنیاد سراسر عدم علم اور کم فہمی پر ہے۔اس عقیدے کا قائلین کا کہنا ہے کہ چونکہ فلاں آیت چونکہ سمجھ نہیں آئی یا ایک دوسرے کے مخالف ہے اس لئے منسوخ ہے۔ یہ لوگ قرآن شریف کی اس آیت پر غور ہی نہیں کرتے۔

"لَو کان مِن عِندِ غیرِاللہ لَو جَدُوافیہ اختِلاَفاً کثیراً" (النساء؛۸۳)

اگر(یہ قرآن) غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف ہوتا۔

اس قطعی دلیل کے ہوتے ہوئے ناسخ منسوخ کا عقیدہ رکھنا کم ظرفی اور کوتاہ فہمی کا آئینہ دار ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل جو لوگ اس عقیدے کے قائل تھے وہ ایک لحاظ سے معذور بھی تھے لیکن اب خداتعالیٰ نے حجت پوری کرلی ہے ۔ امام الزماں نے واضح الفاظ میں فرمایاکہ آیات کیاقرآن کریم کا ایک حرف یاشعشہ بھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔

نسخ فی القراَن کے قائلین قرآن کریم میں سے اپنے حق میں مندجہ ذیل آیت سے استنباط کرتے ہیں کہ :

ما ننسخ مِن اٰیَتہ اَو ننسِھا نَاتِ بخیر منھا اَو مثلھا اَلم تعلم اَن اللہ علیٰ کل شیء قدیر (البقرہ:۱۰۷)

ترجمہ:جو آیت بھی ہم منسوخ کردیں یااسے بھولا دیں اُس جیسی یااُس سے بہتر ضرور لے آتے ہیں۔کیاتو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے؟

قائلین نسخ کی اخذ کردہ تفسیر پر حیرت ہوتی ہے کہ قصہ وذکر یہود کا چل رہا ہے اور ایسی بے تعلق بات کو قرآن پر منطبق کررہے ہیں جبکہ خدااہل کتاب کی گزشتہ تعلیمات کاذکر کررہاہے جوذہنوں سے محوہوگئی تھی اور جن میں تحریف کی گئی تھی۔

چنانچہ یرمیاہ باب۳۱ آیت ۳۱میں ہے۔

" دیکھ وہ دن خداوند کہتاہے میں اسرائیل کے گھرانے اور یہود کے گھرانے کے ساتھ نیاعہد باندھوں گا۔اس عہد کے موافق نہیں جو میں نے اُن کے باپ دادا سے کیا۔"پس عقیدہ نسخ کی بنیاد ہی ناسمجھی پر ہے۔

علماء نسخ کی تین اقسام بیان کرتے ہیں۔

ا: یہ کہ آیت کے معنی تو قائم ہوتے ہیں مگر الفاظ محو کر دئے جاتے ہیں۔وہ اس کی مثال دیتے ہیں کہ یہ آیت پہلے موجود تھی

الشیخ و الشیخو خہ اذا زنیا فارجموھما نکالا من

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA XOLO the next level itel Infinix The future is Now! TECNO Mobile INTEX spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

اللہ عزیز حکیم۔

۲: یہ کہ آیت کے الفاظ تو قائم رکھے جاتے ہیں مگر اس کا حکم منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے ثبوت میں ایک آیت لا اکراہ فی الدین پیش کرتے ہیں۔

۳: یہ کہ آیت کے الفاظ اور معنی دونوں منسوخ ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال تحویل قبلہ کا حکم بتاتے ہیں ۔

افسوس کا مقام ہے کہ نسخ فی القرآن کے عقیدہ پر قائم لوگ نہ تو حدیث نبویہ اور نہ ہی صحابہؓ رسول ﷺ کے اقوال سے کوئی ثبوت پیش کر پاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ وقتی احکام اور شرائع منسوخ ہوتے ہیں مگر قرآن کریم جو کہ ایک دائمی شریعت ہے اس کی طرف اس بات کو منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ عموماً مفسرین نے آیت سے غلطی کھائی ہے کہ آیت اللہ نے قرآن کریم کی آیت ناسخ و منسوخ ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اور اس مغالطہ کو پانچ سو آیات ناسخ اور پانچ سو آیات منسوخ تک پہنچایا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل امام سیوطی رحم اللہ تعالیٰ بیس آیات کو حل نہ کرسکے اور ان بیس آیات میں مسئلہ ناسخ منسوخ کے قائل رہے۔ بعد میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں قابل فخر کام کیا لیکن وہ بھی پانچ آیات کی تفہیم نہ کرسکے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم وعدل بن کر آنے والے امام نے اس مسئلہ کی کلیتہً ختم کرنا تھا اور ایسا ہی ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل کے ساتھ واضح کر دیا کہ قرآن کریم کی ایک آیت تو کیا ایک شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ آپؑ نے فرمایا:

قائلین نسخ کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ حقیقی اور واقعی طور پر حدیث سے آیت منسوخ ہو جاتی ہے بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ امر واقعہ یہی ہے کہ قرآن پر نہ زیادت جائز ہے اور نہ نسخ کسی حدیث سے لیکن ہماری نظر قاصر میں جو آیت خراج مسائل قرآن سے عاجز ہے یہ سب باتیں سورت پذیر معلوم ہوتی ہیں۔ اور حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۹۲ تا ۹۳)

تاریخ اسلام میں کثرت سے احادیث ملتی ہیں جن میں آنحضور ﷺ نے تفسیر قرآن بالقرآن کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت انس بن عیاض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کسی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیت کا تذکرہ کیا جس میں ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور آوازیں بلند ہو گئیں۔ اس پر آنحضور ﷺ باہر تشریف لے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

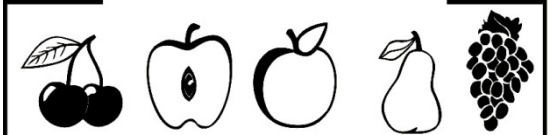

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9622584733, 9596285244

آئے۔ آپ کا چہرہ شدت غضب سے سرخ تھا۔ آپ ﷺ نے ناراضگی سے فرمایا اے میری قوم اس قسم کے معاملات میں نہ پڑو۔ تم سے پہلی امتیں انبیاء اور ان کی کتب میں تقبل کر کے ان کے بارہ میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں۔ قرآن کریم اس طرح تو نازل نہیں ہوا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو جھٹلائے بلکہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے۔ پس (اس اصول کو راہنمائی بناتے ہوئے) جو سمجھ آئے اس کے مطابق عمل کرو اور جو سمجھ نہ آئے تو اُس سے پوچھ لیا کرو جو اس معاملہ میں اہل علم ہو۔

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ رسول عربی ﷺ کی ہدایت کو راہنما بنا کر ہمیں قرآن کریم کی وہی تفسیر کرنی چاہئے جو قرآن کریم کی دوسری آیات کے مطابق ہو نہ کہ اپنی مرضی کے معانی کر کے اُن تمام آیات کو منسوخ قرار دے دینا چاہئے۔ اگر سمجھ نہ آئے تو اہل علم سے رجوع کرنا چاہئے۔

پس نہ تو وحی الٰہی سے کوئی آیت کبھی منسوخ قرار دی گئی ہے اور نہ ہی معانی سمجھ نہ آنے سے کوئی منسوخ سمجھی جا سکتی ہے۔ قرآن کریم کے وہی معانی ہوں گے جو دوسری آیت کے عین مطابق ہوں گے۔ اگر کسی نے قرآن کریم کی ایک آیت کے ایسے معانی کئے جو دوسری آیت کے متضاد ہوں تو غلط تسلیم کیا جاوے گا یہ قاعدہ کلیہ ہمارے رسول ﷺ نے اپنی امت کو بتا دیا ہے جس پر عمل کرنا ہر ایک فرد کا فرض ہے۔ نیز یہ بات بھی تاریخ سے پتہ چلتی ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہر صحابہ کا دو مرتبہ اجمالی ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں۔ پس تمام صحابہ کا قرآن کریم پر اتفاق ہے۔ کسی آیت کے منسوخ ہونے پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی چھوٹی سی جماعت بھی متفق نظر نہیں آئی جو پانچ یا چھ اقرار پر ہی مشتمل ہو۔ سوائے ”الشاذ کالمعدوم“۔ وہ بھی معنی کے نسخ کے قائل تھے نہ کہ قرآنی آیت کے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

”قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا آخری ہدایت نامہ ہے۔ وہ نسخ سے محفوظ ہے اس کے اندر جو کچھ موجود ہے مسلمانوں کے لئے قابل عمل ہے۔ اس کا کوئی حصہ نہیں جو دوسرے حصہ کا مخالف ہو اور قابل نسخ سمجھا جائے۔ خدا تعالیٰ خود اس کا محافظ ہے۔۔۔۔ اس میں کوئی نسخ ملنا بھی حظ ہے۔ اس میں کوئی تغیر تسلیم کرنا خواہ وہ کیسا ہی ادنیٰ ہو اتہام ہے وہ محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا۔“

(دعوۃ الامیر صفہ ۱۴۱)

قرآن خدا نما ہے خدا کا کام ہے

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

نوید الفتح شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فارسی منظوم کلام کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت قرآن

حضرت مرزا غلام احمد یہ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق چودھویں کے چاند کی مانند فلک محمدیہ کو منور کرنے مسیح موعود و مہدی دوراں بن کر معبوث ہوئے۔اور قرآن مجید کی زبر دست خدمت کرکے اپنی صداقت پر از خود مہر لگا کر آفتاب آمد دلیل آفتاب کے اصول کو پورے آب و تاب کے ساتھ قائم کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو الہاماً حکم دیا کہ

"تو جہاں بھی ہو میں تیرے ساتھ ہوں میں تیری مدد کروں گا اور میں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں اور مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں کو قرآن اور آنحضرت ﷺ کے دین کی دعوت دوں" (تذکرہ صفحہ 218،219)

اس حکم خداوندی سے مجبور ہر کر حضورؑ نے ساری دنیا پر قرآن مجید کی حقانیت ثابت کرتے ہوئے اس کے فیض کو عام کیا۔اور اپنے آقا کے درس گاہ سے قرآنی علوم سیکھ کر ساری دنیا کو ان الفاظ میں دعوت دی کہ

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم- یک قطرۂ ز بحر کمالِ محمد است

کہ معارف کا یہ چشمہ رواں جو میں خلق خدا کو پیش کرتا ہوں یہ محمد ﷺ کے سمندر میں سے محض ایک قطرہ ہے۔(درثمین صفحہ 89)

حق تو یہ ہے کہ معارف کا یہ چشمۂ رواں ہزاروں سال سے مدفون تھے جسے خلق خدا کی طرف بہایا جارہا ہے۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

چنانچہ حضور نے تکمیل اشاعت دین کے لئے قرآن مجید کی زبر دست تفسیر لکھی۔قرآن پر عائد غلط اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے۔قرآن کی زبر دست خدمات نہ صرف اردو زبان میں کی بلکہ عربی اور فارسی زبان میں بھی کی۔نیز آپؑ نے نہ صرف اردو، فارسی نثر کے ذریعہ خدمت کا بیڑا اٹھایا بلکہ منظوم کلام ہر سہ زبان میں لکھ کر ایک علمی شاہ کار چھوڑا۔جس کا مقابلہ کسی کے بس کی بات نہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست-تانہ بخشد خدائے بخشندہ

فارسی زبان میں حضور علیہ السلام نے قرآن کی وہ خدمت کی ہے جو مثنوی مولانا روم یا حدیقۃ الحقیقہ جیسی ضخیم منظوم کلام کے ذریعہ بھی نہ ہوپائی۔عرش بریں سے خدائی پیغام اترا کہ

در کلام تو چیزے است کہ شعر اَرادراں دخلے نیست

یعنی تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اندر سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ فرقان مجید کا غم آپؑ کو دامن گیر تھا کہ کسی طرح لوگوں کے دلوں میں اس کی حقانیت ثابت ہوجائے۔چانچہ آپؑ نے فرمایا

یارب چہ بہر من غم فرقاں مقدر است
یاخود دریں زمانہ کسے رازداں نماند (درثمین صفحہ 278)

کہ اے رب کیا میری تقدیر میں ہی فرقان کے لئے غم کھانا لکھا ہے یا اس زمانہ میں میرے سوا اور کوئی واقف حقیقت ہی نہیں ہے۔

در اصل یہ قلق اور تڑپ بعثت مسیح موعود کے لئے قوی دلیل ہے جس کا نقشہ قرآن نے اس حقیقت کے ساتھ کھینچا ہے کہ

وَقَالَ الرَّسُولُ يَارَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا

اے میرے رب میری قوم نے تو اس فرقان کو بیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔(الفرقان آیت نمبر 31)

رسول اکرم ﷺ کی یہ پیشگوئی جب پوری ہوئی اور آپؐ کی قوم نے پورے طور پر ولا یبقی من القرآن الا رسمہ کا مظاہر کیا تو آپ ﷺ کے روحانی فرزند جلیل نے وعدہ الٰہی کے مواقف فرقان مجید کے نور کو فروزاں کیا۔اس وقت قرآن مجید کے اوصاف کو بیان کرکے ہی ساری دنیا کو اس کی طرف دعوت دی جاسکتی تھی۔جس کی وجہ سے

حضرت اقدس علیہ السلام اپنے فارسی منظوم کلام میں کچھ اس طرح مدح صراح ہوئے کہ

الغرض فرقاں مداردیں ماست-اوانیس خاطر غمگین ماست
نور فرقاں میکشد سوئے خدا-مے تواں دیدن ازاوروئے خدا
ماچہ ساں بندیم زاں دلبیر نظر-ہمچوروئے او کجاروئے دگر
روئے من ازنور روئے اوبتانت-یافت از فیضش دل من ہرچہ یانت

یعنی قرآن مجید ہمارے دین کی بنیاد ہے وہ ہمارے غمگین دل کو تسلی دینے والا ہے۔ فرقان کا نور خدا کی طرف کھینچتا ہے اس کے ذریعہ خدا کا چہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ میں اس محبوب سے اپنی آنکھیں کیونکر بند کر سکتا ہوں۔ اس کے خوبصورت چہرے کے مقابل کو نسا چہرہ ہے۔ میرا چہرہ اس کے مندہ کے نور سے چمک اٹھا۔ میرے دل نے جو پایا اس کے فیض سے پایا۔ (در ثمین 166)

اسی طرح اور ایک مقام پر آپ نے نظم فرماتے ہوئے ایسی تعریف کی ہے کہ رہتی دنیا تک قرآن پاک کا ثناخواں کوئی دوسرا دکھائی تک دینا محال محض نظر آتا ہے۔ جیسا کہ آپ کا نوشتہ آسمانی یہ صدا دیتا ہے کہ

از نور پاک قرآں صبح صفا دمیدہ-ہر غنچہ ہائے دلہا باد صبا وزیدہ
ایں روشنی ولعماں شمس الضحیٰ ندارد-ویں دلبری وخوبی کس در قمر نہ دیدہ
کیفیت علوم دانی چہ شان دارد-شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ

قرآن کے پاک نور سے روشن صبح نمودار ہوئی اور دلوں کے غنچوں پر باد صبا چلنے لگی۔ ایسی روشنی اور چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسی کشش اور حسن تو کسی چاند میں بھی نہیں۔ تجھے کیا پتہ کہ اس کے علوم کی حقیقت کس شان کی ہے وہ آسمانی شہد ہے جو خدا کی وحی سے ٹپکا ہے۔ (از در ثمین صفحہ 45)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

”اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔۔۔۔۔۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر و کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشان جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے اُن کو پاک و صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 38)

سو اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپؑ کو جو ہتھیار عطا کیا گیا وہ

علم قرآن علم آن طبیب زباں-علم غیب از وحیٔ خلاقِ جہاں
ایں سہ علم از نشانہا دادہ اند-ہر سہ ہمچو شاہداں استادہ اند (در ثمین صفحہ 187)

یعنی قرآن کا علم اور قرآن کی پاک زبان کا علم اور خدا کی وحی سے غیب کا علم یہ تین علوم مجھے نشان کے طور پر عطاء کئے گئے ہیں۔ اور یہ تینوں میرے دعاوی کی صداقت کے ثبوت میں گواہ کے طور پر کھڑے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرقان مجید کے علوم کو مخلوقِ خدا کے دل میں جاگزیں کرنے کی کاوش میں ہمیشہ نظر آتے ہیں۔ آپؑ نے اس خدائی رسی کو ہمیشہ تھامے رکھنے کی تلقین بھی فرمائی۔ اور فرمایا کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں نہ کوئی راہ فرار ہے قرآن کی روشنی سارے جگ کو روشن کرنے والی ہے اس سے منہ موڑنا ضلالت و گمراہی کے اندھیرے میں چلے جانا ہے۔ لہذا آپؑ نے تمام عالم ایجاد کو بتایا کہ

ہست فرقاں آفتاب علم ودیں-تابرندت از گماں سوئے یقین
ہست فرقاں از خدا اجل المتین-تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقاں روز روشن از خدا-تادہندت روشنی دیہا
حق فرستاد ایں کلام بے مثال-تا رسی در حضرت قدس وجلال
داروئے شک است الہام خدا-کاں نماید قدرت تام خدا

قرآن مجید علم اور دین کا سورج ہے تا تجھے شک سے چھڑا کر یقین کی طرف لے جائے۔ قرآن مجید خدا کی طرف سے ایک مضبوط رسی ہے تا تجھے رب العالمین خدا کی طرف کھینچ کر لے جائے۔ قرآن مجید خدا کی طرف سے ایک روشن دن کی مانند ہے تا تجھے روحانی آنکھوں کی روشنی عطاء کرے۔ خدا نے اس بے نظیر کلام کو اس لئے بھیجا ہے تا تو پاکیزگی اور عظمت والی بارگاہ میں پہنچ جائے۔ (از در ثمین صفحہ 28)

خدا کا کلام شبہات کا ایسا علاج ہے جو خدا کی کامل قدرت کو دکھاتا ہے۔

جس کسی نے قرآن سے روگردانی کی اس کا دل یقین کا منہ ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ کہا ہے کہ

آنکس کہ عالمش شد-شد مخزن معارف
وآں بے خبر زعالم-کیں عالمے ندید (درثمین صفحہ 45)

جو کوئی اس قرآن کا عالم بن گیا وہ معرفت کا خزانہ بن گیا لیکن جس نے اس کیفیت کو نہ پایا۔ وہ دنیا جہاں سے بے خبر رہا۔

اس لئے آپؑ نے متعدد بار علم قرآن کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور قرآن حکیم کی تمام حکمت کو کھول کھول کر بیان فرمایا۔ خیرکم من تعلم القرآن و علمہٗ پر سب سے زیادہ عمل کرکے دکھایا۔ اور دنیا کو ببانگ دہل بتایا کہ آپؑ پر باری تعالیٰ نے علوم قرآن کے دروازے کھولے ہیں جن کے طفیل روحانی خزائن کے فیض سے ساری دنیا فیض یاب ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

غیر راہرگز نہ باشد گزر در کوئے حق
ہر کہ آید زآسماں اوراز آن یار آورد
خود بخود فہمیدن قرآن گمان باطل است
ہر کہ از خود آورد اور نجس و مردار آورد (درثمین صفحہ 142)

خدا کے کوچہ میں غیر کو ہرگز دخل نہیں جو آسمان سے آتا ہے وہی اس یار کے اسرار ہمراہ لاتا ہے۔

آپ ہی قرآن کو سمجھ لینا ایک غلط خیال ہے۔ جو شخص اپنے پاس سے اس کا مطلب بیان کرتا ہے وہ گندگی اور مردار پیش کرتا ہے۔
(برکات الدعاء صفحہ 5)

لہٰذا اب قرآن مجید کی صحیح تفسیر اور معانی و مطالب بجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ دنیاوی فلسفیوں کا ہرگز یہ مشغلہ نہیں ہو سکتا کہ اپنے طور پر معانی و مطالب قرآن بیان کرتے پھریں۔ حق تو یہ ہے کہ اس کتاب کے نور سے سارا جگ منور ہے۔ بدقسمت وہ ہیں جو اندھیر کالکوٹھری میں بیٹھے رہتے ہیں اور ہر طرف سے روشنی کے امکان کو اپنے تئیں دور رکھتے ہیں۔ قرآن مجید کے اوصاف حمیدہ کا حقیقی پتہ وہی دے سکتا ہے جو اس خدائے ذوالمنن سے سچا تعلق رکھتا ہو۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ پر الہاماً یہ راز حقیقت کھولی کہ "اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ یعنی تمام قسم کے خیر و برکت قرآن میں ہیں۔

سو آپؑ نے خدمت قرآن کو ہر زاویئے سے ادا کیا اور لوگوں کو بتایا کہ

نور فرماں نہ تافت است چناں-کو بماندے نہاں زدیدہ وراں
آں چراغ ہدیٰ ست دنیارا رہبر و رہنماست دنیارا

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD
A/22, SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396, 2548030
MOB: 9438362671, 9337362671, 9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING
DATA RECOVERY TRAINING

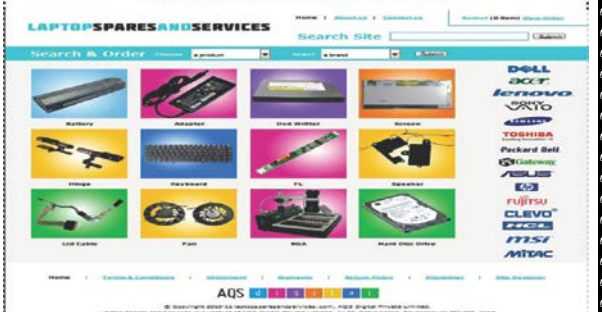

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell :9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

رہائی از خداست دنیارا-نعمتے از سماست دنیارا (در ثمین صفحہ 47)
قرآن کا نور ایسا نہیں چمکتا ہے کہ دیکھنے والوں کی نظر سے مخفی رہ سکے۔وہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا چراغ ہے اور جہاں بھر کے لئے رہبر اور رہنما۔وہ خدا کی طرف سے دنیا کے لئے ایک رحمت ہے اور آسمان سے اہل جہاں کے لئے ایک نعمت۔

الغرض حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے منظوم کلام کے ذریعہ قرآن کی زبردست خدمت کی اور ساری دنیا کو بتادیا کہ قرآن انوار نصف النہار کی طرح تاباں ہے۔قرآن ایک ایسی قندیل ہدایت ہے کہ جسکی روشنی سے صدیوں کے بھٹکے ہوئے راہ پالیتے ہیں۔اس کی ملیح الحسن تعلیمات سے غیروں کے دل اسلام کی طرف مائل ہوتے ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ کی دلی خواہش ہمیشہ یہی رہی کہ

صد بار رقص ہا کنم از خرمی اگر
بینم کہ حسن دلکش فرقاں نہاں نماند (در ثمین صفحہ 279)

کہ میں خوشی کے مارے سینکڑوں دفعہ رقص کروں۔اگر یہ دیکھ لوں کہ قرآن کا دل کش جمال پوشیدہ نہیں رہا۔

الغرض حضورؑ نے نہ صرف خود فرقان مجید کی خدمت پے مامور رہے بلکہ پوری امت کو اس کارِ خیر کے لئے کمر باندھنے کی ہر آن تلقین بھی فرماتے رہے۔خدمت قرآن کے لئے آپ کی تڑپ انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔اپنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند (در ثمین صفحہ 279)

اے بے خبر فرقان کی خدمت کے لئے کمر باندھ لے اس سے پہلے کہ یہ آواز آئے کہ فلاں شخص مر گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے توقعات کے مطابق خدمت قرآن کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

یاارحمن الرحمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ھیں:

”تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے بر خلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اُس کے ظِلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اَور چیز کو اِس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قُرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مُصَدِّق یا مُکَذِّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔“

(کشتی نُوح صفحہ ۳۶،۳۷)

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad
10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements
* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

لئیق احمد ڈار مربی سلسلہ نظارت علیاء قادیان

حفاظت قرآن کریم

قرآن مجید جو کلام اللہ ہے، کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا اور اس کلامِ پاک میں ہی اس کی حفاظت کے سلسلہ میں موکد طور پر فرمایا ؎

انانحن نزلنا الزکر وانالہ لحافظون۔ (سورۃ الحجر رکوع ۱)

یعنی بے شک ہمیں نے قرآن اُتارا ہے اور یقیناً ہمیں اس کی حفاظت کریں گے۔

حدیث میں بھی حضرت رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اندر ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث کیا کرے گا جو ان کی ان غلطیوں کی اصلاح کیا کرے گا جو درمیانی عرصہ میں پیدا ہو چکی ہوں گی اور مسلمانوں کو نئی زندگی بخشا کرے گا۔ (ابو داؤد جلد ۲ باب الملاحم)

چنانچہ اِس الٰہی وعدہ اور نبی کریم ﷺ کی مذکورہ پیش گوئی و دیگر پیشگوئیوں کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال کے طویل عرصہ میں اپنے اس مقدس کلام اور تمام آسمانی کتب کی سردار کتاب (خاتم الکتب) کی ہر جہت سے حفاظت فرمائی۔ ظاہری طور کی حفاظت بھی فرمائی اور باطنی و معنوی بھی۔ اور یہ اہتمام اس لئے فرمایا کہ اب اسی آسمانی صحیفہ نے قیامت تک کے لئے ضابطہ حیات بننا تھا۔ یہ حفاظت کا وعدہ کسی اور آسمانی صحیفہ کے ساتھ نہیں ہوا جسکی وجہ یہ تھی کہ وہ قیود زمانی و مکانی کے ساتھ مقید تھے۔ اُن کا دور بالآخر ختم ہوا لیکن قرآن کریم کی حفاظت ضروری تھی۔ کیونکہ وہ تمام قوموں اور زمانوں کی ضرورت پوری کرنے والا کلام تھا اسلئے ہمیشہ کے لئے اپنی اصلی صورت میں محفوظ رکھا گیا۔

اسکی ظاہری حفاظت کے لئے کیا انتظامات ہوئے اس حوالہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ ایک جگہ بیان فرماتے ہیں:۔

"لفظی حفاظت تو اس طرح ہوئی کہ نزول کے وقت وہ ساتھ ساتھ تحریر میں لایا گیا اور بہت سے لوگوں کو حرف بحرف زبانی یاد کرادیا گیا اور اس کے کئی نسخے لکھ کر محفوظ کر لئے گئے اور اسلامی حکومت کی طرف سے اس کی خاص حفاظت کی گئی اور پھر جلد ہی لاکھوں نسخوں میں نقل ہو کر وہ تمام دنیا میں پھیل گیا اور شائع ہو گیا اور آج بھی دنیا میں لاکھوں انسان ایسے ہوں گے جو قرآن کے حافظ ہیں۔ غرض اس کی ایسی حفاظت ہوئی کہ خود مخالفین اسلام بھی قبول کرتے ہیں کہ واقعی موجودہ قرآن بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے وہی قرآن ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور تمام دنیا اس کی لفظی حفاظت کی قائل ہے۔ (مثلاً دیکھو دیباچہ لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مصنفہ سر ولیم میور)۔"

(منقول از کتاب 'تبلیغ رسالت' صفحہ 4، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ)

سر ولیم میورؔ یورپی مصنف اپنی کتاب لائف آف محمد صفحہ 28 میں بحث کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔

what we now have, though possibly corrected " ".and modified himself, is still his own

یعنی گو یہ ممکن ہے کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے قرآن خود ہی بنایا تھا مگر جو قرآن ہمارے پاس آج موجود ہے یہ وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔

(Life of Mahomet by sir William Muir p.562, London 1877)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حوالہ سے بیان فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہئیے کہ قرآن کریم کے بدترین دشمنوں میں سے بھی کوئی ایسا نہیں جو حضرت عثمانؓ کے زمانہ سے لے کر آج تک ساڑھے تیرہ سو سال کے متعلق شبہ رکھتا ہو کہ اس عرصہ میں قرآن کریم میں کوئی تبدیلی ہو گئی ہو گی۔" (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 407)

باطنی حفاظت کے سلسلہ میں چودہ سو سال کے عرصہ میں وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں اور قوموں / ملکوں میں مجدّدین مبعوث فرمائے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر قرآن کریم کے معارف سے لوگوں کو آگاہ کیا اور جو زوائد اور حاشیے اس پر چڑھائے جاتے رہے تھے ان کو صاف کرکے اصل تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حضرت قمر الانبیاءؑ اس بارہ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"باقی رہی معنوی حفاظت سو اس واسطے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انتظام ہوا کہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو قرآنی تعلیمات کی روح کو زندہ اور قائم رکھتے رہے ہیں اور جن کے ذریعہ سے اسلام ہمیشہ اس بات سے محفوظ رہا ہے کہ اِس کی روح بالکل مردہ ہو جائے اور صرف صورت ہی صورت رہ جائے۔ یعنی مغز تو ضائع ہو جائے اور صرف قشر باقی رہ جائے۔ پس جب کبھی بھی مسلمان بے دینی اور بداعمالی کی طرف مائل ہوئے ہیں اور اُن میں اسلامی تعلیمات کی روح کمزور ہونی شروع ہوئی ہے اور غلط عقائد اور فاسد خیالات اسلام کے اندر شامل ہونے لگے ہیں اور مسلمانوں کا ایمان کمزوری کی طرف مائل ہوا ہے اور دہریت اپنا رنگ ظاہر کرنے لگی ہے اور حالات بگڑنے شروع ہوئے ہیں۔ غرض جب کبھی لامذہبی نے زور پکڑا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ اس نے مسلمانوں کی ہدایت کیلئے اپنے حکم کے ساتھ کسی مجدّد کو کھڑا کر دیا ہے۔۔۔"

(منقول از کتاب 'تبلیغ ہدایت' صفحہ 4 تا 5، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ)

موقع کی مناسبت سے تحریر ہے کہ اس معنوی حفاظت کی معراج اُس وقت ہوئی جب مسیح موعود و مہدی معہود مبعوث ہوا۔ کیونکہ قرآن کریم کی اشاعت اور اسکے معارف سے دنیا کو آشنا کرنا عالمگیر سطح پر زمانہ کی تکمیلِ اشاعتِ دین میں در حقیقت انہی سے وابستہ تھا اور یہ جلیل القدر کام انہی کے سپرد کیا گیا تھا۔

چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا تو اُس زمانہ میں قرآنی علوم اور اِس کا صحیح گیان دُنیا سے مفقود ہو کر گویا ثریا پر چڑھ چکا تھا۔ پھر آپ ہی وہ خادمِ قرآن اور بطل جلیل ہیں جنہوں نے قرآن مجید کو آسمان سے زمین پر واپس لاکر تعلیم و تفہیمِ قرآن سے ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا۔ اور ہونا کیوں نہ تھا۔ کیونکہ یہ آسمانی تقدیر کا ایک نوشتہ تھا جسکی خبر رسول پاک ﷺ نے اس طرح دی تھی کہ لو کان الایمان (او القرآن) معلقا بالثریا لنالہ رجل او رجال من ھولاء۔

غرض کہ حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن مجید کی حفاظت اور اسکی افادیت کے قیام کیلئے ساری زندگی گزار دی۔ آپکے جملہ کارنامے اسی مقدس کتاب کی حقیت کے قیام کیلئے ہیں۔ آپ کے عظیم الشان مشن کا محور تو اسی شریعت کا احیاء تھا۔ اس حوالہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

"پہلا اصول آپ نے اسلام کے اندرونی اختلافات کے متعلق یہ پیش کیا کہ اسلام میں اندرونی فیصلوں کی اصل کسوٹی قرآن شریف ہے نہ کہ حدیث یا بعد کے ائمہ کے اقوال وغیرہ۔ اس اصول نے اس گندے علم کلام کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جو ایک عرصہ سے اسلامی مباحثات کو مکدّر کر رہا تھا جس کی وجہ سے قرآن شریف تو پس پشت ڈال دیا گیا تھا اور ہر فرقہ اپنے مطلب کی حدیثوں یا اپنے ائمہ کے اقوال کو قرآن پر قاضی اور حاکم بنا رکھا تھا۔ آپ نے بدلائل ثابت کیا کہ اسلام کی اصل بنیاد قرآن شریف پر ہے اور حدیثوں وغیرہ کو صرف ایک خادم کی حیثیت حاصل ہے۔ پس اگر کوئی حدیث یا کسی امام کا قول کسی آیت قرآنی کے ساتھ ٹکرائے تو وہ اسی طرح پھینک دینے کے قابل ہے جس طرح اسلام کے مقابل پر ایک خلافِ اسلام چیز پھینک دی جاتی ہے۔"

(سلسلہ احمدیہ جلد اول صفحہ 39، الحق مباحثہ لدھیانہ۔ رخ جلد 4 صفحہ 11 تا 12)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اسی زمانہ میں آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کا یہ خیال کہ قرآن شریف کے علوم سلف صالحہ یا گزشتہ علماء کی بیان کردہ باتوں پر ختم ہو چکے ہیں اور جو کچھ انہوں نے فرما دیا یا لکھ دیا اسی پر قرآنی تفسیر کا خاتمہ ہے ایک بالکل غلط اور مہلک خیال ہے اور آپ نے لکھا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ جس طرح یہ ظاہری دُنیا ایک مادی عالم ہے جس میں سے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق مادی خزانے نکلتے رہتے ہیں اسی طرح قرآن شریف ایک روحانی عالم ہے جس کے روحانی اور علمی خزانے کبھی ختم نہیں ہوں گے اور ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق نکلتے رہیں گے اور اس طرح قرآنی شریعت کے

مکمل ہو چکنے کے باوجود اسلام کے علمی حصہ مین نمو اور ترقی کا سلسلہ جاری رہے گا اور یہی قرآن شریف کا بڑا معجزہ ہے۔"

(سلسلہ احمدیہ جلد اول صفحہ 39، الحق مباحثہ لدھیانہ۔ رخ جلد 4 صفحہ 11 تا 12)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحٰفظون اگر غور و فکر کرنے والے ہو تو اس (آیت) پر خوب غور کرو۔ پس یہ (آیت) فساد زدہ زمانے میں ایک مجدّد کی بعثت کی بابت اشارہ کرتی ہے جیسا کہ عقلمند اسے جانتے ہیں۔ پس سرکشی کی بدبو کے پھیلنے کے وقت، قرآن کی روح کی حفاظت کے بغیر اور بغاوت کی آندھیوں کے چلنے کے وقت دلوں میں اس کو راسخ کئے بغیر اس کی ظاہری حفاظت کچھ معنی نہیں رکھتی۔ جیسا کہ عارفوں اور غور و فکر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔

اور اہل زمانہ کے دلوں میں قرآن کا جاگزین کرنا، ایسے شخص کے توسط کے بغیر ممکن نہیں جو تمام کثافتوں سے پاک اور حواس کی تیزی سے مختص ہو۔ اور تمام لوگوں کے رب کی طرف سے نفخ روح سے منور کیا گیا ہو۔ پس یہ وہ مہدی ہے جو رب العالمین سے ہدایت یافتہ ہو اور اسی کی جناب سے علم پاتا ہو اور جو لوگوں کو ایسے کھانے کی طرف بُلائے جس میں مدعووین کی نجات ہے اور بلاشبہ وہ (مہدی) ایک ایسے برتن کی طرح ہے جس میں گلے سے آسانی سے اُتر جانے والے دودھ اور بُھنے ہوئے گوشت جیسی مختلف النوع غذائیں ہیں یا وہ موسم سرما کی آگ کی طرح ہے اور سردی زدہ کیلئے مرغوب ترین شے ہے یا پھر وہ سونے کی پلیٹ کی مانند ہے جس میں چینی اور مصفّٰی شہد سے تیار شدہ شیرینی ہے۔ پس جو بھی اُس کے پاس آئے گا وہ اُس شیرینی کو کھالے گا اور جو اس سے اعراض کرے گا وہ پکڑا جائے گا اور اسکے لئے کوئی جائے فرار نہ ہوگی اور وہ بھڑکتی آگ میں ڈالا جائے گا خواہ وہ کتنے ہی عذر پیش کرے۔"

(سر الخلافہ صفحہ 119 تا 120، اردو ترجمہ، رخ جلد 8 صفحہ 362، سر الخلافہ)

پس اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے اور مامور زمانہ اور جاری خلافت احمدیہ کی آواز پر ہمیشہ لبیک کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قرآن مجید کی حفاظت کا ادراک ہمیشہ ہمیں اور ہمارے ذریعہ دنیا کو ہوتا رہے اور یا کباز جماعتیں اس کے فیض سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

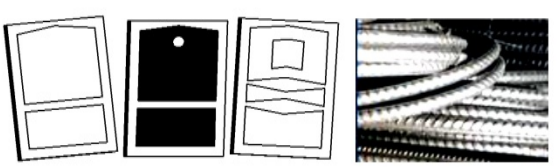

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

محاسن قرآن کریم

(پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا، ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عمّاں ہے، وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی، کہاں مقدورِ انساں ہے

when their duty is over. The shifts should be arranged in such a way that each one has the opportunity to offer their prayers. If we are not mindful of our prayers, all our efforts will be in vain.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: Participants who come on their own cars should cooperate with the organisers and park their cars where they are asked to park. Those who come to pray at *Masjid Fadl* should park properly so that the passages to people's homes are not blocked. Put yourself in difficulty if you have to, but do not cause hardship for the neighbours.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: The department of cleanliness also needs a lot of attention. When people use toilets, they should make sure that they leave them clean and dry. Even though this is the task of the workers, it should not be totally left to them and everyone should do his share of duty. Similarly, if you see any garbage (glasses, tins or plastic bags etc.) on the pathways or in the grounds, pick it up and throw it into the garbage bins.

These days the grass is very dry due to hot weather and lack of rain and is at risk of burning, therefore, the workers and guests should avoid throwing any kind of fire, flame or cigarette.

Also keep an eye on the surroundings from the security point of view. If you see anything or anyone suspicious, alert anyone who is on duty close by. The ladies should also be watchful. No lady should enter with her face veiled. Proper screening should be done upon entrance, and if this takes time and the guests have to wait, it should be borne patiently because security is important. Sometimes there are complaints of women making a lot of noise, this too should be avoided.

Huzoor (May Allāh be his Helper) prayed: May Allāh enable us to derive maximum benefit from the *Jalsa* and to act upon what we hear. Pray for the success of the *Jalsa* that may Allāh bless it in every way and protect us against every mischief and that we may reap the blessings for which we have gathered here. *Amīn*.

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

duty may be, should take it as a challenge to display the highest morals. We should act upon the verse

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

And speak to men kindly. (2:84)

And remember that we all together have to make this a cordial atmosphere so that we can fulfil the purpose for which we have come together. Thus, regardless of the demeanour shown by the other, the workers must always keep a smile on their faces.

At the same time, I would like to remind the guests, that the large-scale arrangements of the *Jalsa* are being made by volunteers, and they are not our servants, rather many of them are of high ranks and have come here to serve because of their love for the Promised Messiah (May peace be upon him). Therefore, if you see any minor shortcomings, overlook them and keep in mind the one purpose which has brought you here, which is to listen to the words of Allāh and His Prophet (May Allāh's Blessings be upon him). With this attitude there will be no room for complaints.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: Cooking is an important aspect of the hospitality department. The typical meal of the *Jalsa* consists of meat and potatoes, lentils, and roti. Those doing the cooking should make sure that the food, particularly the meat, is well cooked. I hope that the guests will not make any such complaints, but if they do they will be justified in doing so. However, when making such a complaint, it should not be done in an angry manner, but just in a polite way drawing the attention of the management towards an issue.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: The guests should remember that the Promised Messiah (May peace be upon him) has described this *Jalsa* as being solely for the sake of God. Therefore, participants should avoid wasting time on frivolous activities and should listen to the *Jalsa* programs attentively and not leave the marquee unless it is an emergency. The attendance of all the programs should be like it is now. Also, punctually offer the five daily prayers along with your children. If you are staying here at *Hadiqa-tul- Mahdī* then offer the prayer here, or if you are staying at home then make sure you attend the evening prayers at the nearest prayer centre or mosque. If there is no prayer centre or mosque close by, then arrange for congregational prayer at home. Likewise, volunteers who are free should come and offer prayers here, and those who are busy should offer them

All delegates should benefit from the three days of spiritual atmosphere and strengthen their spiritual and intellectual prowess.

Extracts from the Friday Sermon delivered by *Hadrat Khalīfa-tul-Masīh* V (May Allāh be his Helper) 3rd August 2018

Our Imām, *Hadrat Khalīfa-tul-Masīh* V (May Allāh be his Helper), says:

Today, by the grace of Allāh, we are participating in yet another *Jalsa Sālāna*. All the delegates of this three-day event should try to benefit from its spiritual atmosphere. The *Jalsa* will only benefit us if we listen to all the programs attentively and in silence.

All those performing duties in the *Jalsa* are volunteers, therefore there are bound to be shortcomings in the performance of their duties, and it is the duty of all the participants to overcome these shortcomings.

Today I will say few words of advice to both; the volunteers and the attendees. First, I will say to the workers that they have volunteered to serve the guests who are coming to attend the *Jalsa* of the Promised Messiah (May peace be upon him). These people are not coming to take part in a worldly festival , rather they are coming with the intention of raising their spiritual standards. Remember that, regardless of the attitude of the participants, the volunteers must show the highest moral standards and be mindful of the feelings of their guests. Even if a guest shows a wrong attitude, the worker must keep his own emotions in control and not respond in a negative way. Since the workers have volunteered themselves for the pleasure of Allāh, they should also put up with any wrong attitude of the guests in order to win Allāh's pleasure.

Huzoor) May Allāh be his Helper (said: While on one hand ,Allāh speaks of the great moral standards of the Holy Prophet) May Allāh's Blessings be upon him (and his hospitality ,He also reminds the guests not to overstep their bounds and not to make unfair use of hospitality .Every Ahmadī ,whether he is a guest or a worker, should exhibit the highest morals, but the responsibility is greater for those who have volunteered to serve the guests of the *Jalsa* .If the workers show cordiality, the guests will be ashamed to showa negative attitude . So every worker, wherever his/her